سلسلۂ مطبوعات: ۱۲

پیرانِ پیر، حضرت شیخ
عبدالقادر جیلانیؒ

حیات و تعلیمات

از

مُفتی محمّد صادق حسینؒ قاسمی

ڈائرکٹر القلم فاؤنڈیشن

ناشر

تحقیق و تصنیف، تبلیغ و اشاعت کا مرکز

القلم فاؤنڈیشن کریم نگر، انڈیا

AL QALAM FOUNDATION

KARIMNAGAR, INDIA

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حیات و تعلیمات

از

مفتی محمد صادق حسین قاسمی

ناشر

القلم فاؤنڈیشن کریم نگر، تلنگانہ، انڈیا 505001

تفصیلات

نامِ کتاب:...... حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

حیات وتعلیمات

مؤلف:........ مفتی محمد صادق حسین قاسمی

ڈائرکٹر القلم فاؤنڈیشن ومدیر ماہنامہ الاصلاح کریم نگر

سالِ اشاعت:....... ربیع الثانی 1443ھ، نومبر 2021ء

ناشر:............. القلم فاؤنڈیشن کریم نگر

برائے رابطہ:

9704707491,9700244072

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

أَلا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلا هُمْ يَحْزَنُونَ○ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ○

[یونس:62-63]

’’یادرکھو کہ جو اللہ کے دوست ہیں، اُن کو نہ کوئی خوف ہوگا، نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے، اور تقوی اختیار کئے رہے۔‘‘

پیش لفظ

القلم فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) کریم نگر کے قیام کے مقاصد میں سے ایک بنیادی اور اہم مقصد علمی، تحقیقی، تصنیفی اور تالیفی خدمات کو انجام دینا ہے۔الحمدللہ اس سے قبل القلم فانڈیشن کے زیر اہتمام مختلف مطبوعات منظر عام پر آئیں ہیں۔اسی سلسلہ کی ایک کڑی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی عظیم المرتبت شخصیت پر لکھے ہوئے مضامین کو یکجا کر کے بہ نام"حضرت شیخ القادر جیلانی: حیات وتعلیمات" پیش کی جارہی ہے،تاکہ نفسِ موضوع پر مختصر معلومات حاصل کرنے والوں کے لئے مفید ہو،تفصیلات کے لئے بڑی کتابوں کی طرف مراجعت کی جاسکتی ہے۔ابھی اس کا برقی ایڈیشن پیش کیا جارہا ہے۔ٹکنالوجی کی ترقی نے ایک سہولت یہ فراہم کی ہے کہ ہرموضوع کی کتابیں بہ آسانی پی ڈی ایف کی شکل میں دست یاب ہورہی ہیں،اگرچہ مطالعہ کا لطف اور کتاب سے حقیقی استفادہ مطبوعہ شکل میں ہی ہے،لیکن برقی ایڈیشنوں سے مستفیض ہونے سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔

ان شاء اللہ اور بھی بہت سے موضوعات پر اس طرح کا سلسلہ چلتا رہے گا اور آسان ومختصر مواد پیش کرنے کی کوشش کی جاتی رہے گی۔اللہ تعالی اس کوشش کو قبول فرمائے اور سعادتِ دارین کا ذریعہ بنائے۔آمین

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

امام الاولیاء حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی عظیم المرتبت شخصیت سے بھلا کون ناواقف ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالی نے آپ کو ولایت اور بزرگی کے میدان میں بہت اونچا مقام ومرتبہ عطا فرمایا تھا۔ زہد وتقوی، علم وفضل، اصلاح وتربیت، وعظ وارشاد، درس وتدریس، فقہ وفتاوی، تزکیہ وسلوک میں بڑی عظمتوں سے نوازا تھا۔ آپ کو ہر میدان میں غیر معمولی کمال اور فوقیت حاصل تھی، لیکن ولایت اور بزرگی میں آپ کا نام خوب روشن ہوا۔ اور جب کبھی کانوں سے آپ کا اسم گرامی ٹکراتا ہے تو ذہن ودماغ میں فوراً تزکیہ وتصوف اور اصلاح وارشاد کا نقشہ گھوم جاتا ہے، اور اولیاء اللہ کے طبقے میں آپ کی انفرادی حیثیت آجاتی ہے۔ حضرت شیخ جیلانیؒ کے فیوض وکمالات، اور تعلیمات پوری دنیا میں پھیلی، اور ان گنت بندگانِ خدا نے آپ سے فیض پایا، اپنی زندگیوں کو سدھارا، اور اصلاح وتربیت سے خود کو مزین کرکے صراطِ مستقیم پر گامزن ہوئے۔

آج بھی آپ کی حیات وتعلیمات انقلابی اثر رکھتی ہیں، آپ توحید وسنت کے علمبردار اور

اتباع سنت شیدائی تھے ۔پوری زندگی مخلوق کو خالق سے جوڑتے رہے،اور تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تبلیغ واشاعت کرتے رہے۔تو آیئے ایک نظر آپ کی حیات اور مبارک تعلیمات پر ڈالتے ہیں۔

ولادت اور تعلیم و تربیت

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ کا نام عبدالقادر ہے،والد محترم کا نام ابو صالح عبداللہ جنگی دوست ہے،آپ کے بہت سارے القاب ذکر کئے گئے جن میں چند یہ ہیں: شیخ الاسلام،علم الاولیاء،محی الدین ۔کنیت ابومحمد ہے،جیلان میں آپ کی ولات ۴۷۱ھ میں ہوئی ۔آپ کا سلسلۂ نسب حضرت حسن بن علیؓ پر ختم ہوتا ہے۔(سیر اعلام النبلاء لذھبیؒ:۲۰/ ۴۳۹موسسۃ الرسا لۃ؛الطبعۃ الاولی:۱۹۸۵ء)

حضرت شیخ ؒ نے اٹھارہ سال کی عمر میں تحصیلِ علم کے لئے اپنے وطن کو چھوڑااور بغداد پہنچے۔آپؒ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ: میں نے اپنی والدہ سے کہا: مجھے خدا کے کام میں لگادیجئے اوراجازت مرحمت کیجئے کہ بغداد جاکر علم میں مشغول ہوجاؤں اورصالحین کی زیارت کروں ۔والدہ رونے لگیں،تاہم مجھے سفر کی اجازت دے دی اور مجھ سے عہد لیا کہ تمام احوال میں صدق پر قائم رہوں ۔والدہ مجھے الوداع کہنے کے لئے بیرونِ خانہ تک آئیں اور فرمانے

لگیں: تمہاری جدائی خدا کے راستے میں قبول کرتی ہوں۔ اب قیامت تک تمہیں نہ دیکھ سکوں گی۔ (غنیۃ الطالبین مترجم حافظ مبشر حسین لاہوری: ۱۸) حضرت شیخ ؒ نے بڑی قربانیوں کے ساتھ علم حاصل کیا، تنگ دستی، مشکلات کے ساتھ حصولِ علم میں لگے رہے اور اپنے وقت کے اساطینِ علم سے کسبِ فیض کیا۔ آپ کے اساتذہ میں ابوالوفاءؒ، ابن عقیلؒ، محمد بن الحسن الباقلانیؒ اور ابوزکریاؒ تبریزی جیسے نامور علماء وائمۂ فن کا نام نظر آتا ہے، طریقت کی تعلیم شیخ ابوالخیر حماد بن مسلم الدباسؒ سے حاصل کی اور قاضی ابوسعید مخرمیؒ سے تکمیل کی اور اجازت حاصل کی۔ (تاریخ دعوت وعزیمت: ۱/ ۱۹۸)

شیخ ؒ کا علمی مقام ومرتبہ

حضرت شیخ جیلانی ؒ نے چوں کہ میدانِ تصوف میں نمایاں مقام پایا، لیکن ایسا نہیں ہے کہ علمی اعتبار سے آپ نے لوگوں کو فیض یاب نہ کیا ہو۔ علم وفضل کے لحاظ سے بھی آپ آفتاب تھے۔ مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی ندویؒ لکھتے ہیں کہ: اعلی مراتبِ ولایت پر فائز ہونے اور نفوس کی اصلاح وتربیت میں ہمہ تن مشغول ہونے کے ساتھ آپ درس وتدریس، افتاء اور تصحیح اعتقاد اور اہلِ سنت کی نصرت وحمایت سے غافل نہ تھے، مدرسہ میں ایک سبق تفسیر کا ایک حدیث کا، ایک فقہ کا اور ایک اختلافاتِ ائمہ اور ان کے دلائل کا پڑھاتے تھے۔ صبح وشام

تفسیر، فقہ، مذاہبِ ائمہ، اصولِ فقہ اور نحو کے اسباق ہوتے، ظہر بعد تجوید کی تعلیم ہوتی، اس کے علاوہ افتاء کی مشغولیت تھی، بالعموم مذہبِ شافعی اور مذہبِ حنبلی کے مطابق فتوی دیتے۔علماءِ عراق آپ کے فتاوی سے بڑے متعجب ہوتے اور بڑی تعریف کرتے۔(تاریخ دعوت و عزیمت:۱/۲۰۲)

حضرت شیخؒ فقہ میں امام احمد بن حنبلؒ کے مسلک پر تھے چناں چہ امام سمعانیؒ نے آپ کو"امام الحنابلۃ و شیخھم فی عصرہ "کہاہے۔(الذیل علی طبقا ت الحنابلۃ لابن رجب:۱/۲۹۱؛ط:مطبعۃ السنۃ المحمدیۃ؛۱۹۵۲)

ڈاکٹر علی محمد الصلابی کہتے ہیں کہ: شیخ کے علمی مقام ومرتبہ کے لئے اتنا کافی ہے علامہ ابن تیمیہؒ نے ان کی تعریف کی اور اس بات کی گواہی دی کہ شیخ اپنے زمانہ کے کبارِ مشائخ میں سے تھے اور شریعت کا مضبوط علم رکھنے والے اور امر بالمعروف، نہی عن المنکر انجام دینے والے تھے۔(العالم الکبیر ،والمربی الشھیرالشیخ عبد القادر الجیلانیؒ:۱۸)

ولایت اور بزرگی

حضرت شیخ جیلانیؒ علم وفضل کے آفتاب و ماہتاب تھے۔اورلوگ آپ سے دینی علوم میں مستفید بھی ہوتے تھے۔لیکن آپ کی شہرت اور غیر معمولی مقبولیت میدانِ تصوف میں

ہوئی، اور ولایت و بزرگی کی دنیا میں آپ واقعی پیرِ پیراں بن کر چمکے۔ اولیاء اللہ کے امام اور سرخیل بن کر متعارف ہوئے۔ تصوف اور تزکیہ میں آپ نے تجدیدی کام انجام دیئے، آپ کے ان گنت کمالات اور خوبیوں میں سے سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ آپ نے مردہ دلوں کی مسیحائی کی۔ اصلاحِ باطن کا فریضہ انجام دیا اور بے شمار بندگانِ خدا کو خدا سے جوڑا، راہ بھٹکے ہوؤں کو راستہ دکھایا، غفلت اور سرکشی میں مبتلا انسانوں کو بیدار کیا۔

آپ کے مواعظ میں کثیر تعداد میں لوگ شریک ہوتے۔ آپ کے وعظ دل پذیر کی شہرت اور اثر آفرینی کا چرچہ پھیلنے لگا اور لوگ کشاں کشاں آپ کی مجلسِ وعظ میں شرکت کرتے اور دل کی دنیا کو بدلتے۔ آپ جس مدرسہ میں وعظ فرماتے مجمع کی ازدحام کی وجہ سے وہ تنگ ہوگیا، لوگ آپ کی مجالس میں شریک ہوکر توبہ کرتے اور گناہوں کی زندگی کو ترک کرنے کا عزم وارادہ کرتے، اور جو بے ایمان ہوتے وہ مشرف بہ اسلام ہوتے۔ شیخ عمر کیماؒ نے بیان کیا ہے کہ آپ کی کوئی مجلس ایسی نہ ہوتی تھی کہ جس میں یہود و نصاری اسلام قبول نہ کرتے ہوں یا قطاع الطریق (ڈاکو) قاتل اور بداعتقاد لوگ آ کر توبہ نہ کرتے ہوں۔ (قلائد الجواہر فی مناقب شیخ عبدالقادرؒ لعلامۃ محمد بن یحیی تاذفیؒ: ۹۳)

ولایت و بزرگی کی بلندی پر آپ فائز تھے۔ آپ کے ذریعہ بہت ساری کرامتوں کا ظہور بھی ہوا۔ شیخ موفق الدینؒ فرماتے ہیں کہ: میں نے شیخ عبدالقادرؒ کی کرامات سے بڑھ کر کسی کی

کرامات کے بارے میں نہیں سنا، اور نہ دین کی وجہ سے آپ سے زیادہ کسی کی تعظیم کرتے ہوئے دیکھا۔ شیخ الشافعیہ عز الدین بن عبد السلامؒ کہتے ہیں کہ: مشائخ میں سے کسی کی کرامات متواتر نہیں ہے سوائے شیخ عبد القادرؒ کے، آپ کی کرامات تواتر کے ساتھ نقل کی گئیں ہیں۔ (الذیل علی طبقات الحنابلۃ: ۱/ ۲۹۲)

اخلاق واوصاف

اللہ کے مقرب اور برگزیدہ بندوں کے اخلاق واوصاف ہمیشہ ہی سب سے اچھے ہوا کرتے ہیں، اور وہ لوگ اپنے اخلاق و کردار ہی سے مخلوقِ خدا کو تبدیل کرتے ہیں۔ چناں چہ اس باب میں دیکھا جائے تو حضرت شیخ جیلانیؒ کے اخلاق واوصاف نہایت متاثر کن نظر آئیں گے۔ تقوی و انابت، تواضع وانکساری، سخاوت و فیاضی، رحم دلی وشفقت، عفو ومعافی، غریب پروری یہ تمام اوصاف میں آپ بے مثال تھے۔

ابن کثیرؒ کہتے ہیں کہ علمِ فقہ و حدیث وعلومِ حقائق و وعظ گوئی میں آپ ید طولی رکھتے تھے۔ آپ نیک بات بتانے، برائی سے روکنے کے سوا اور کسی امر میں نہ بولتے۔ خلفاء وزراء، امراء وسلاطین، خواص وعوام کو مجلسوں میں منبروں پر چڑھ کر ان کے رو برو نیک بات بتادیتے۔ اور برائی سے انہیں روکتے، جو ظالم کو حاکم بنادیتا تو آپ اسے منع کرتے۔ خلق اللہ کو

نیک بات بتانے اور برائی سے روکنے میں کسی سے کچھ خوف و عار نہ تھا۔روزانہ شب کوآپ کا دسترخوان وسیع کیا جاتا تھا۔جس پرآپ اپنے مہمانوں کوساتھ لےکرکھانا تناول فرماتے۔غرباء ومساکین کے ساتھ آپ زیادہ بیٹھا کرتے ۔طالب علم آپ کے پاس بکثرت موجود رہتے۔علامہ ابن نجارؒ لکھتے ہیں کہ جبائیؒ نے بیان کیا ہے کہ مجھ سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے فرمایا: کہ میں نے تمام اعمال کی تفتیش کی تو کھانا کھلانے اور حسنِ اخلاق سے افضل وبہتر میں نے کسی کونہیں پایا،اور میرے ہاتھ میں دنیا ہوتی تو میں یہی کام کرتا کہ بھوکوں کو کھانا کھلاتا رہتا۔آپ نے مجھ سے یہ بھی بیان کیا کہ کہ میرے ہاتھ میں پیسہ ذرا نہیں ٹھہرتا اگر صبح کومیرے پاس ہزار دینار آئیں تو شام تک ان میں سے ایک پیسہ بھی نہ بچے۔(قلائد الجواہرفی مناقب شیخ عبدالقادرؒ :۵۹)

تعلیمات وارشادات

ماہِ ربیع الثانی کو ہمارے معاشرہ میں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے،کیوں کہ اسی مہینہ کی دس تاریخ کوآپ کی وفات ہوئی چناں چہ دس ربیع الثانی ۵۶۱ھ میں انتقال فرماگئے۔(سیر اعلام النبلاء :۲۰/ ۴۵۰)اس مناسبت سے لوگ آپ کا تذکرہ کرتے ہیں اورآپ کی طرف ماہِ ربیع الثانی کی نسبت کرکے آپ کو یاد کیا جاتا ہے۔اس میں کوئی

شک نہیں کہ شیخ عبد القادر جیلانیؒ بہت بڑے ولی بلکہ امام الاولیاء گزرے ہیں، آپ کی بزرگی اور ولایت کو شروع سے پوری دنیا تسلیم کرتی آئی ہے اور اللہ تعالی نے آپ کے ذریعہ اصلاح وہدایت کا بڑا کام لیا ہے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ اللہ والوں کی زندگیاں صرف بیان کرنے اور جلسوں میں سنانے کے لئے نہیں ہیں بلکہ ان کی باتوں پر، ہدایتوں پر اور تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالی کے قرب کو حاصل کرنے اور دل کی ویران دنیا کو آباد کرنے اور تعلق مع اللہ کو مضبوط کرنے کے لئے ایک نسخۂ اکسیر ہوتی ہیں۔ لہذا ہماری بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ ہم صرف ان کی حیات کو سننے اور سنانے سے زیادہ اور زبانی محبت وعقیدت کا اظہار کرنے کے بجائے ان کی قیمتی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے والے بنیں، اور جس راہ پر چل کر وہ خدا کے نیک بندے بنے اسی راہ کو اختیار کرنے والے بنیں۔ حضرت جیلانیؒ نے اپنی تعلیمات اور ارشادات میں انسانوں کو خدا اور نبی سے جوڑنے اور دل کی دنیا کو آباد کرنے کی بہت سی باتیں بیان کی ہیں، خلافِ دین باتوں سے بچنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت میں نئی چیزوں کو ایجاد کرنے اور رسم ورواج کو عام کرنے سے سختی سے منع کیا ہے۔

حضرت شیخ جیلانیؒ کے مواعظ کے بارے میں مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ لکھتے ہیں: حضرت شیخ کے مواعظ دلوں پر بجلی کا اثر کرتے تھے، اور وہ تاثیر آج بھی آپ کے کلام میں موجود ہے، فتوح الغیب اور الفتح الربانی کے مضامین اور آپ کی مجالس کے وعظ کے

الفاظ آج بھی دلوں کو گرماتے ہیں، ایک طویل مدت گزر جانے کے بعد بھی ان میں زندگی اور تازگی محسوس ہوتی ہے۔(تاریخِ دعوت وعزیمت:۱/ ۲۰۸)

حضرت شیخ جیلانیؒ کی مبارک تعلیمات جو آپ کی کتابوں اور مواعظ میں موجود ہیں آج بھی وہ انقلابی اثرات رکھتی ہیں جس سے زندگی کی کایا پلٹتی ہے۔آپ نے دین کے ہر شعبے میں قرآن وسنت کی روشنی میں اپنے چاہنے والوں کو ہدایتیں دیں ۔دنیا بھر میں شروع ہی سے آپ کے عقیدت مندوں کا ایک بڑا سلسلہ رہا ہے۔آج بھی کروڑوں دلوں میں حضرت شیخ ؒ کی عقیدت ومحبت موجزن ہے۔دراصل جو اللہ ورسول کا محبوب ہوتا ہے، اللہ ان کی محبت کو ہر سینے میں بسا دیتے ہیں اور لوگ ایسے بندوں کو چاہتے ہیں ۔ان کا قول وعمل، ان کے اخلاق و کردار، اور صبح وشام سب کے لئے ایک نمونہ بن جاتے ہیں۔

یہ لاریب بات ہے کہ اولیاء اللہ میں حضرت شیخؒ کو جداگانہ مقام ومرتبہ ملا، اور ولایت وبزرگی میں آپ کی انفرادی شان ہے۔حضرت شیخؒ کی تعلیمات سے خود اندازہ ہوگا کہ ان میں اللہ ورسول کی کس درجہ محبت تھی اور آپ نے اتباعِ سنت اور توحیدِ خالص کی کیسی نرالی تعلیمات دیں۔اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ لوگوں نے آپ کی تعلیمات کی صحیح قدر نہ کی اور زبانی محبت کے مظاہرے کو ہی حقیقت سمجھ لیا۔ان کے مبارک نام پر نئے نئے طریقوں کو ایجاد کیا۔جو سراسر ان کی تعلیمات کے خلاف ہیں ۔اولیاء اللہ تو مجاہدات وقربانیوں کے ذریعہ بزرگی

کے اعلی درجوں پر فائز ہوتے ہیں جب کہ ان سے اظہارِ محبت کرنے والوں نے مجاہدوں اور قربانیوں کو بالائے طاق رکھ کر بدعات وخرافات کے دروازے کھول دیئے۔ایک نظر حضرت شیخ ؒ کی تعلیمات کو ملاحظہ فرمائیں:

مومن کے لئے تین لازمی صفات

حضرت شیخ ؒ فرماتے ہیں کے:''ہر مومن کے لئے تمام احوال میں تین صفات لازمی ہیں۔(۱) پہلی یہ ہے کہ''اوامر''یعنی احکامِ خداوندی کی تعمیل کرے۔(۲) دوسری یہ ہے کہ ''نواہی''یعنی محرمات وممنوعات سے بچے۔(۳) اورتیسری یہ ہے کہ مشیتِ الٰہی اور تقدیر پر راضی رہے۔پس مومن کی ادنیٰ حالت یہ ہے کہ وہ کسی بھی وقت ان تین چیزوں سے غافل نہ ہواوراس کا دل ان کے ارادہ ونیت کولازمی قرار دے،وہ نفس کو ہمیشہ ان کی تلقین کرے اورتمام احوال میں اپنے اعضائے جسم کو ان کا پابند بنائے۔(فتوح الغیب ،مقالہ نمبر ا:ص اا مطبوعہ ادارہ اسلامیات،لاہور)

توحید کی تعلیمات

توحید وتفویض کے بارے میں آپؒ فرماتے ہیں:تو اللہ تعالیٰ کے احکام اورافعال کا احترام کرتے ہوئے اپنی خواہشات ولذات کو فنا کردے۔اپنی خواہشات سے فنا ہوجانے کی

علامت یہ ہے کہ نفع ونقصان ، دفعِ ضرر وشر، اسبابِ دنیوی اور جد وجہد کے تمام معاملات میں اپنی ذات پر بھروسہ کرنے کے بجائے ان امور کو کلی طور پر اللہ تعالی کے سپرد کر دیا جائے اور قاضی الحاجات سمجھا جائے ، خدا کو مختارِ کل نہ سمجھ کر اپنے نفس پر اعتماد کر لینا ہی شرک ہے۔ صرف اللہ تعالی ہی زمانۂ ماضی میں اپنے ہر بندہ کے امور ومعاملات کا کفیل وذمہ دار رہا ہے۔ زمانۂ حال میں بھی وہی کفیل وذمہ دار ہے اور مستقبل میں بھی وہی رہے گا۔ (فتوح الغیب مقالہ نمبر ٦: ص ٢١)

حضرت شیخ ؒ فرماتے ہیں: اے گمشدگانِ راہ! اس کے طالب بنو جو تم کو دنیا وآخرت کا راستہ بتائے۔ اللہ تم سب پر بالا ہے۔ اے مردہ دل والو! اور اے اسباب کو شریکِ خدا سمجھنے والو! اے اپنی قوت وطاقت اپنی معاش اپنے راس المال کے بتوں کو اپنے شہروں اور جن کے اطراف کی جانب پہنچ رہے ہو ان کے بادشاہوں کو پوجنے والو! یہ سب اللہ عزوجل سے محجوب ہیں۔ ہر وہ شخص جو نفع ونقصان غیر اللہ کی طرف سے سمجھے وہ اللہ کا بندہ نہیں ہے، وہ اسی کا بندہ ہے جس کی طرف سے نفع ونقصان سمجھا، پس آج وہ غصہ وحجاب کی آگ میں ہے اور کل کو جہنم کی آگ میں ہوگا۔ اللہ کی آگ سے وہی بچ سکتے ہیں جو پرہیزگار ہوں، صاحبِ توحید ہوں، مخلص اور تائب ہوں۔ (مواعظ شیخ عبدالقادر جیلانی: ۱۴۳ از: مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ)

اتباعِ سنت کی تلقین

حضرت شیخ جیلانیؒ کے خطبات اور مواعظ میں کثرت سے اتباعِ سنت کی تلقین موجود ہے ،آپؒ لوگوں کو اس طرف بہت زیادہ متوجہ فرمایا کرتے تھے۔چناں چہ آپؒ کا ارشاد ہے: جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی نہیں کرتا ،ایک ہاتھ میں آپ کی شریعت اور دوسرے ہاتھ میں قرآن پاک نہیں تھامتا اس کی رسائی اللہ تعالی کی بارگاہ تک نہیں ہوسکتی ۔وہ تباہ و برباد ہوجائے گا،گمراہی اور ضلالت اس کی مقدر ہوگی۔یہ دونوں بارگاہِ الٰہی تک تیرے راہنما ہیں۔قرآن پاک تمھیں دربارِ خدا تک اور سنت بارگاہِ مصطفی تک پہنچائے گی۔تم اپنی نسبت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ صحیح کرلو،جو صحیح معنوں میں آپ کا پیروکار ہوا اس کی نسبت صحیح ہے،اتباع کے بغیر تمہارا یہ کہہ دینا مفید نہیں کہ میں حضور کی امت میں سے ہوں،جب تم اقوال وافعال میں حضورانور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع کروگے تو آخرت میں آپ کی صحبت میں ہوگے۔(الفتح الربانی:۳۲ مطبوعہ لاہور ۱۹۸۶ء)

ایک جگہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت اور اتباعِ سنت پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: پس مسلمان کے لئے توحید اور سنت کی پیروی لازم ہے اور اسی طرح شرک و بدعت سے پرہیز لازم ہے۔بدعت یہی ہے کہ اپنے پاس سے بے سند چیزیں ایجاد کرکے دین وشریعت

سے منسوب کردی جائیں اوران کی پیروی کواسلام کی پیروی سمجھا جائے جیسا کہ اللہ تعالی نے ایک قوم کے متعلق فرمایا: ان لوگوں نے رہبانیت کا ایک طریق ایجاد کرکے اسے اپنے لئے لازم سمجھا، حالاں کہ رہبانیت یعنی گوشہ گیری اور دنیا کی جائز وحلال نعمتوں کا استعمال ترک کردینا ہم نے ان پر فرض نہیں کیا تھا اور نہ اس کا حکم دیا تھا۔اس لئے ہر وہ عقیدہ یا عمل جس کی کتبِ سماوی اور شریعت میں کوئی سند نہ ہو بدعت ہے۔اختراعِ نفس ہے اوراس کی پیروی عین گمراہی ہے۔راہِ سنت سے انحراف ہونا ہے۔بدعت سنت کی ضد ہے اور سنت آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا وہ دستورِعمل ہے جسے اسوہ حسنہ کہا۔۔۔پس اللہ تعالی نے متعدد آیات میں واضح طور پر فرمایا کہ اللہ کی محبت وحمایت حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول وفعل کا مکمل اتباع ہے اوراس کا خلاف بدعت وگمراہی ہے۔میں تمام مسلمانوں کوتاکید کرتا ہوں کہ وہ اپنے اعمال وعقائد کی صحت وقبولیت کے لئے صرف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کا اتباع کریں ورنہ تباہ وبرباد ہوجائیں گے۔(فتوح الغیب:۱۰۲)

توبہ اورتقوی اختیار کرنے کی تعلیم

گناہوں سے توبہ کرتے رہنا اورتقوی کے راستہ کو اختیار کرنے کی تعلیم دیتے ہوئے شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صاحبو! تقوی چھوڑ کر بیٹھنے سے توبہ کرو،تقوی دوا ہے اوراس کا چھوڑنا

مرض ہے،توبہ کروکہ توبہ دواہے اور گناہ مرض ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دن اپنے صحابہؓ سے فرمایا: کیاتم کو نہ بتاؤں کہ کیا چیز تمہاری دواہے اور کیا چیز تمہارا مرض ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں حضرت (ضرور بتایئے) تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ: تمہارا مرض تو گناہ ہیں اور ان کی دوا توبہ ہے، گناہ ایمان کو بیمار (ضعیف) بنادیتے ہیں اور ذکر خیر اور طاعتِ حق پر مداومت رکھنا ان کے لئے شفا ہے۔ بزبان ایمان سچی توبہ کروکہ یقیناً فلاح نصیب ہوگی۔ (مواعظِ حضرت عبدالقادر جیلانی:۱۵۸)

بدعت سے اجتناب کی ترغیب

بدعت سے اجتناب کے سلسلہ میں حضرت شیخ جیلانیؒ بڑے درد اور تڑپ کے ساتھ فرماتے ہیں کہ: اے قوم! اسلام رورہا ہے ان فاسقوں، فاجروں، مبتدعین، گمراہوں، جھوٹ کا لباس پہننے والے ظالموں اور جھوٹے دعویداروں سے، سر پر ہاتھ رکھ کر پناہ مانگ رہا ہے اور فریاد کررہا ہے کہ ان لوگوں کو دیکھو جو تم سے پہلے گزر گئے اور جو تمہارے ساتھ تھے، امر و نہی کے ساتھ حکم چلاتے تھے، کھاتے پیتے تھے، اب حالت یہ ہے کہ گویا کبھی موجود ہی نہیں تھے۔۔ دینِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دیواریں گررہی ہیں، بنیاد بکھر رہی رہے، اے زمین کے باسیو! آؤ جو منہدم ہوچکا ہے اسے مضبوط کریں اور جو گر چکا ہے اسے بحال کریں۔ (الفتح الربانی:۲۸)

پیغام وسبق

حضرت شیخ جیلانی قطب ربانیؒ کی تعلیمات نہایت ہی سبق آموز اور ایمان وعمل کے لئے کیمیا اثر ہیں ۔اللہ تعالی نے دین کے مختلف موضوعات پر آپ سے کہلوایا۔آپ کے تمام مواعظ وخطبات ،تعلیمات وارشادات نہایت فکر انگیز ہیں ۔ضرورت ہے کہ ان کی تعلیمات کو عملی جامہ پہنایا جائے اور حقیقی تعلق اور محبت کے تقاضوں کو پورا کیا جائے۔ بالخصوص توحید و سنت سے متعلق آپ نے جو بیش بہا ارشادات سے رہبری فرمائی ہے اس سے استفادہ کیا جائے تا کہ آپ کا نام لے کر بدعات وخرافات کو رواج نہ دیا جا سکے۔

وفات

مردہ دلوں کو زندہ کر کے ،غافلوں کو بیدار کر کے ،محبت و معرفت سے قلوب کو منور کر کے ،ذکر ومناجات کی لذت سے باخبر کر کے اور بندگانِ خدا کو خدا سے جوڑ کر ،ٹوٹے ہوؤں کو رب کی طرف موڑ کر حضرت شیخ جیلانیؒ تقریبا ۹۰ سال تک دوائے دل تقسیم کرتے ہوئے عالم میں ایمان و انقلاب کی فضاؤں کو پروان چڑھا کر دس ربیع الثانی ۵۶۱ھ میں انتقال فرما گئے۔(سیر اعلام النبلاء:۲۰ / ۴۵۰) آپ دنیا سے چلے گئے لیکن آپ کی عظمتیں ہمیشہ قائم رہیں گی ، کیوں کہ اصلاح وتربیت سے مزین افراد کو چھوڑا ،معرفت ربانی کے حصول میں

کوشاں لوگوں کے لئے اپنا سلسلہ ''سلسلہ قادریہ'' تیار کیا جس کے ذریعہ نہ صرف آپ کو یاد رکھا جائے گا بلکہ اس راہ سے گذر کر سلوک وعرفان کی منازل اور تقرب الی اللہ کے درجات طے کئے جائیں گے۔اور آپ کی قرآن وسنت والی تعلیمات پر عمل پیرا ہوکر دین و دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

ضرورت ہے کہ حضرت شیخؒ کی حقیقی تعلیمات کو اُجاگر کیا جائے،اور آپ نے جس سختی کے ساتھ اتباعِ سنت اور اجتنابِ بدعت کا حکم دیا اس پر عمل کرتے ہوئے حضرت شیخ جیلانی قطب ربانیؒ کی حیات وتعلیمات کو پیش کیا جائے۔

ے نقشِ قدم نبیؐ کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

القلم فاؤنڈیشن کریم نگر: ایک تعارف

تبلیغ دین اور اشاعت اسلام کی فکر و کوشش کرنا اور زمانہ کے تقاضوں کی رعایت کے ساتھ انداز و اسلوب کو اختیار کرنا اہلِ علم کی بڑی ذمہ داری ہے ۔ چناں چہ کرم فرماؤں اور خیر خواہوں کی توجہ اور حوصلہ افزائی سے 10/ ستمبر 2017 ء بروز اتوار بنامِ خدا ”القلم فاؤنڈیشن کریم نگر“ کا آغاز رئیس القلم حضرت مولانا سید احمد ومیض ندوی نقشبندی صاحب مدظلہ کی سرپرستی میں کیا گیا۔ جس کے تحت اسلامی موضوعات پر سہل اور آسان اسلوب میں اُردو، انگلش، تلگو زبانوں میں اسلامی لٹریچر کو شائع کیا جاتا ہے، اسی طرح دینی معلومات پر مشتمل اور اہم مسائل کے چارٹ، پمفلٹ وغیرہ بھی عوامی استفادہ کے لئے تیار کئے جارہے ہیں، نوجوانوں میں دینی شعور اور ذمہ داریوں سے آگہی کے لئے تربیتی پروگرام کا اہتمام کیا جاتا ہے ۔ سوشل میڈیا پر حالات کے تقاضوں کے مطابق اہم اور ضروری موضوعات پر ویڈیو پیغامات عام کئے جارہے ہیں ۔ القلم فاؤنڈیشن سے جاری ہونے والے مختلف ویڈیوز Youtube پر Al-Qalam Foundation نامی چینل پر موجود ہیں ۔

تحقیق و تصنیف، تبلیغ و اشاعت کا مرکز

القلم فاؤنڈیشن کریم نگر، اِنڈیا

AL QALAM FOUNDATION

KARIMNAGAR, INDIA